موت اختتام نہیں ہے

”ہر متنفس کو موت کا مزا چکھنا ہے۔ اور ہم تو لوگوں کو سختی اور آسودگی میں آزمائش کے طور پر مبتلا کرتے ہیں۔ اور تم ہماری طرف ہی لوٹ کر آؤ گے“. (الانبیاء، ۳۵)

موت ، جو کہ برحق ہے اور سب کو آنی ہے، ایک شخص کی زندگی کا ایک اہم سچ ہے۔ ہم یے کبھی بھی نہیں جان سکتے کہ ایک گھنتے یا اگلے ہی لمحے میں ہمارے ساتہ کیا ہوگا۔ اس حقیقت کے بنا پر، یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ یہ کتنا غلط ہوگا کہ ہم اپنی زندگی کا پلین ان واقعات کی بنیاد پر بنائے جوشاید کبھی ہو ہی نا۔ دوسری طرف، موت ہی واحد واقعہ ہے جو کہ برحق ہے۔ اس سچ جو ماننے کے بعد ہی ہم یہ جان سکتے ہیں کہ ہمیں اپنی زندگی کی بنیاد اس کے مطابق رکھنی چاہئے۔ موت انسان کی امتحان کا ایک حصہ ہے۔ اللہ ہمیں قرآن میں بتاتے ہیں کہ انہوں نے زندگی اور موت صرف انسان کو ٹیسٹ کرنے کے لئے پیدا کئے ہیں

“اسی نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون اچھے عمل کرتا ہے۔ اور وہ زبردست (اور) بخشنے والا ہے .” (سورت الملک، ۲)

موت صرف اس دنیا کی زندگی کا اختتام ہے اور اس کے امتحان کا بھی، اور ابدی زندگی کا آغاز ہے۔ اسی سبب کی وجہ سے ایمان والوں کو موت سے ڈر نہیں لگتا۔ موت کی سوچ انہیں پریشان نہیں کرتی کیوں کہ وہ اپنی زندگی کا ہر پل آخرت کی تیاری کرنے اور اچھے اعمال کرنے میں خرچ کرتے ہیں۔

اور کافروں کے لئے موت ایک بڑی پریشانی کا سبب بنتی ہے کیوں کہ وہ اسے ایک مکمل تباہی سمجھتے ہیں۔ اسی لئے، وہ موت کی سوچ کو ترک کر دیتے ہیں حتا کے وہ اس کی سوچ کو ہی اپنے دماغوں میں آنے نہیں دیتے اور موت سے دور ڈوڑتے رہتے ہیں۔ پر یے ان کے کسی کام کا نہیں۔ جب موت اپنے مقرر وقت پے آئی گی تو اس سے کوئی بچ نہیں سکتا۔ ایک آیت میں بیان کیا گیا ہے:

“تم کہیں رہو موت تو تمہیں آ کر رہے گی خواہ بڑے بڑے محلوں میں رہو....” (سورت النساء، ۷۸)

موت کے بارے میں سوچ کو رد کرنا سچ کو رد کرنا ہے۔ کیوں کہ جلد یا دیر موت انسان کو آنی ہے اسی لئے یہ ایک عقل والی بات ہوگی اگر ہم اپنے دماغوں میں موت کی سوچ پیدا کریں۔ یہ ایمان والوں کی ایک نشانی ہے۔ جب تک ان کو موت نہیں آتی وہ اچھے اعمال کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔ جیسا کے اللہ ہمیں قرآن میں حکم دیتے ہیں:

“اور اپنے پروردگار کی عبادت کئے جاؤ یہاں تک کہ تمہاری موت (کا وقت) آجائے. ” (سورت الحجر، ۹۹)

موت کے بارے میں سوچ ایک شخص کے ارادے اور جذبے کو وسعت دیتی ہے۔ یہ انسان کے نفس کو اللہ کے راستے سے بھٹکنے سے روکتی ہے، جو کے دنیا کی آسائشوں کی وجہ سے ممکن ہو جاتا ہے۔ یہ اسے ہر اس برتاو سے بچنے کے لئے جذبا اور ارادا عطا کرتی ہے جو کے اللہ کی ناراضگی کا سبب بن سکتا ہے۔ اسی سبب کی وجہ سے ایک مسلمان کو ہمیشہ موت کے بارے میں سوچنا چاہئے، اور اسے یہ کبھی بھولنا نہیں چاہئے کہ سب لوگ، اور خود وہ، کسی دن یے دنیا چھوڑے گے۔

قرآن ہمیں بتاتا ہے کہ مرنے والے انسان کے ساتھ کیا ہوتا ہے اور وہ کیا دیکھتا اور محسوس کرتا ہے۔ جب ہم کسی کو مرتے ہوئے دیکھتے ہیں، ہم اس کی "بائیولاجیکل موت" دیکھتے ہیں۔ جب کے، سچ یہ ہے کہ مرنے والا انسان، ایک بہت ہی مختلف دنیا میں، موت کے فرشتوں کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔ اگر یے شخص ایمان والا نہیں تو اس کی موت اسے بہت تکلیف دیتی ہے۔ موت کے فرشتے اس کی روح قبظ کرنے کے بعد اسے مارتے اور پیٹتے ہیں۔ ایک کافر کی تکلیف اس طرح بیان کی گئی ہے:

"**....اور کاش تم ان ظالم (یعنی مشرک) لوگوں کو اس وقت دیکھو جب موت کی سختیوں میں (مبتلا) ہوں اور فرشتے (ان کی طرف عذاب کے لئے) ہاتھ بڑھا رہے ہوں کہ نکالو اپنی جانیں۔ آج تم کو ذلت کے عذاب کی سزا دی جائے گی اس لئے کہ تم خدا پر جھوٹ بولا کرتے تھے اور اس کی آیتوں سے سرکشی کرتے تھے.**" (سورت الانعام، ۹۳)

"**تو اُس وقت (ان کا) کیسا (حال) ہوگا جب فرشتے ان کی جان نکالیں گے اور ان کے مونہوں اور پیٹھوں پر مارتے جائیں گے. یہ اس لئے کہ جس چیز سے خدا ناخوش ہے یہ اس کے پیچھے چلے اور اس کی خوشنودی کو اچھا نہ سمجھے تو اُس نے بھی ان کے عملوں کو برباد کر دیا.**" (سورہ محمد، 28، 27)

ایمان والوں کے لئے موت بہت خوشی اور رحمتیں لاتی ہے۔ کافروں سے مختلف، جن کی روحیں ان کے جسموں سے بہت بیدردی سے نکالی جاتی ہیں، مسلمانوں کی روحیں آرام سے نکالی جاتی ہیں۔ (سورت النازعیات، ۲)۔ یہ تجربا ان کے لئے اس طرح کا ہوتا ہے جیسے نیند میں ان کی روحیں انہیں چھوڑ کے جاتی تھیں۔ (سورت الزمر، ۴۲)۔ ان آیات میں ایمان والوں کے لئے اس طرح بیان کیا گیا ہے:

"**(وہ) بہشت جاودانی (ہیں) جن میں وہ داخل ہوں گے ان کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں وہاں جو چاہیں گے ان کے لیے میسر ہوگا۔ خدا پرہیزگاروں کو ایسا ہی بدلہ دیتا ہے. (ان کی کیفیت یہ ہے کہ) جب فرشتے ان کی جانیں نکالنے لگتے ہیں اور یہ (کفر وشرک سے) پاک ہوتے ہیں تو سلام علیکم کہتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ) جو عمل تم کیا کرتے تھے ان کے بدلے میں بہشت میں داخل ہوجاؤ.**" (سورت النحل، 32،31)